رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

بدر

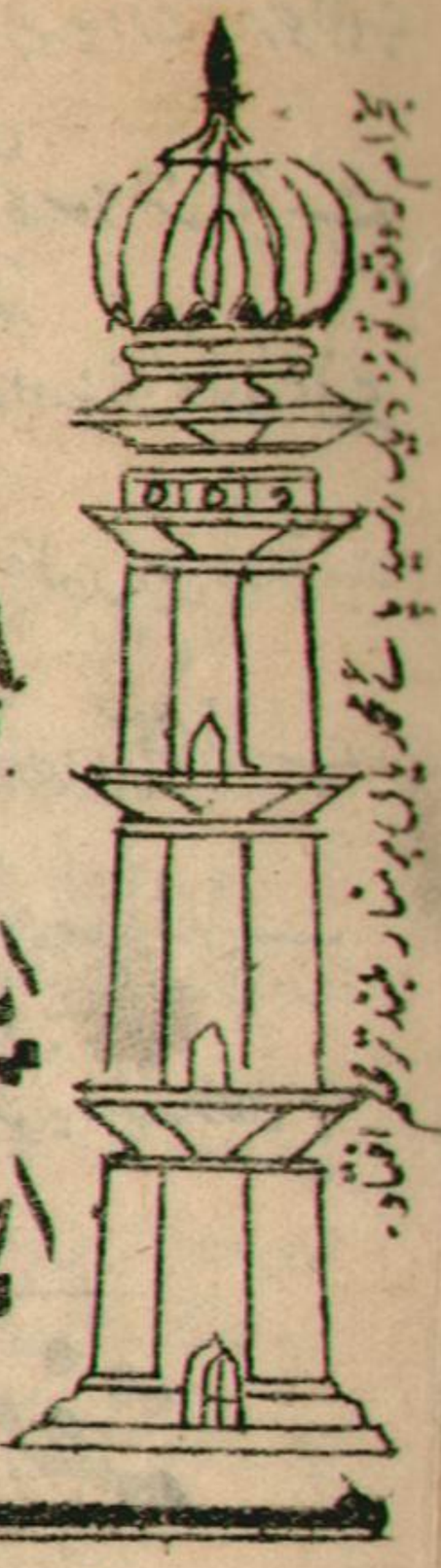

ایڈیٹر طارق یعقوب علی ثانی اختری

سالانہ قیمت صرف عوام ہی پانچ روپیہ

Digitized by Khilafat Library

جلد ۲۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ نبوت سنہ ۱۹۱۹ء مہری | نمبر ۲۵

لنڈن احمدیہ مسلم مشن!!

ایک معزز تعلیم یافتہ لیڈی کا قبول اسلام

حضرت محمد صادق صاحب مضافات لندن میں تبلیغی کام کر کے واپس مرکز میں آ گئے ہیں اور اُن کے ہاتھ پر ایک معزز تعلیم یافتہ سکاچ خاتون مسز میگی رابرس نے جو کچھ عرصہ سے زیر تبلیغ تھی۔ اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام عابدہ رکھا گیا۔ یہ خاتون اپنی حسن خدمات جنگ میں ایک پولیس افسر کی حیثیت سے ملک معظم کی طرف سے طلائی تمغہ ای الغام پا چکی ہیں حضرت مفتی کو مغربی افریقہ کے لوگوں کے لیکچر دینے کے واسطے بلایا ہے۔ وہ عنقریب وہاں جانے والے ہیں۔

درس قرآن شریف کے ہر اتوار نو بجے ۵ بجے تک لیکچروں سے قبل درس قرآن کریم ہوتا ہے۔ حاضرین توجہ سے سنتے ہیں۔

لیکچرس کے لنڈن احمدیہ لیکچر روم میں گذشتہ دو ہفتوں میں "ضرورت القرآن" اور "اسلامی نماز" پر خاکسار دو تقریریں کیں۔ تقریروں کے بعد سوال و جواب کا موقع دیا جاتا ہے۔ حاضرین اس سے فائدہ اُٹھاتے اور دل کھول کر بحث کرتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ بوڑھے فاضل انگریز جرفلٹ سیکدانلڈ نے خوب حصہ لیا۔ حاضرین میں ایک روحانی خاتون بھی تھی۔ اسکے علاوہ چودھری صاحب الیف محمد سیال ایم۔ اے نے شہر نوکسٹن میں چار تقریریں کیں جن سے ایک بڑی تعداد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو رہی ہے۔

۱۹۱۹ء

عبدالرحیم نیر ۲۵ اکتوبر

اشکِ غم

Digitized by Khilafat Library

انویم ایڈیٹر صاحب الحکم سلمکم اللہ تعالیٰ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وقات اخویم منشی اروڑا خانصاحب کا حال پڑھکر جو کیفیت دل مضطر کی ہوئی وہ ان چند اشعار میں ظاہر کی گئی ہے براہ مہربانی درج اخبار فرمائیے ۔

خاکسار محمد نواب خان ثاقب مالیر کوٹلہ

یہاں ایمان سے رہنا سراسر کامرانی ہے
وہاں اسلام پر جانا حیات جاودانی ہے
بہشتی مقبرہ میں منشی روڑا خان جا لیٹے
یہ اُن کے راسخ الایمان ہونے کی نشانی ہے
مسیحا کے وہ مہماں سال میں تھے بارہ ہوتے
زہے قسمت اب اُنکی تا قیامت مہمانی ہے
خدا نے خاتمہ ایمان کا دل پر کیا اُس کا
یہ میں اُسکی عنایت ہے کمالِ مہربانی ہے
توانائی ملی اُس کو ضعیف و ناتواں ہو کر
خدا وہ ضعف پیری ہے خدا وہ ناتوانی ہے
ہوائی عمر نکر [illegible]
مزا لیتے بڑھاپے پر جوانوں کی جوانی ہے
اسیری کاٹھ اور آہ فقیرانہ بسر کرنا
حکایت حال کی اُس مرنے والے کی زبانی ہے
مسیحا سے ہوا زندہ سدا عشق مسیحا میں
حیات نو یہی ہے بس یہ لطف زندگانی ہے
عجب تھی خاک ری اُسکے تنِ پاک سے پیدا
رہینگی میں جسے مدتوں تک خاک چھانی ہے
ہمیں ہے یاد وہ دھونی رما کر بیٹھنا اُن کا
نصیب اب اُس کو ہے خاک میں یار جانی ہے
بچھڑنے کا ہوا غم اور آنکھیں ڈبڈا آئیں

کہا یہ درد دل نے اب یہ وقتِ نوحہ خوانی ہے
گئے عبدالکریم اور آہ نورالدین اعظم بھی
فراق میر حامد شاہ کا سوز نہانی ہے
محمد خاں۔ اروڑا خاں پورانے دوست احمد کے
نہ اُن کا کوئی ہمرنگ اور نہ اُن کا کوئی ثانی ہے
پورانے دوستوں کی موت نے توڑا دل مضطر۔
معانی کی نہیں آمد نہ لفظوں میں روانی ہے
جہاں کے مخمصوں کو چھوڑ کر گوشہ میں ہو بیٹھیں
چلیں دارالاماں جس جا مزار آسمانی ہے
ہزاروں رحمتیں اور اُسکے دوستوں پر ہوں
لقب جس کو خدا نے احمد صاحبقرانی ہے
بس اب تو اپنا جی اس زندگی سے بھر گیا ثاقب
چلو اب چھوڑ دو اسکو یہ دنیا جاودانی ہے

ثاقب میرزا فانی۔ مالیر کوٹلہ۔

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۴ نومبر کو جناب انسپکٹر صاحب مدارس تشریف لائے اور مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ فرمایا۔ اسکے علاوہ لنگر خانہ مدرسہ احمدیہ مہمان خانہ۔ لائبریری و دیگر دفاتر میں بھی حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب جنرل سکریٹری۔ مخدوم مکرم ماسٹر محمد الدین بی اے ماسٹر و دیگر بزرگان کے تشریف لے گئے۔ خاکسار سے بھی تمام احباب کی ملاقات ہوئی نہایت مہربانی سے پیش آئے بیلون سے آئے ہوئے طلباء سے دیر تک گفتگو کی۔

(۲) ۱۸ نومبر کو جناب صاحبزادہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور قادیان تشریف لانے والے ہیں ہم صاحب بہادر کی آمد پر صدق دل سے ویلکم کہتے ہیں۔

(۳) جلسہ کی تاریخیں مقرر ہوگئیں اعلان صفحہ پر ہے۔

(۴) یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ لنگر خانے کے انتظام کے لیے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے جسکے سکریٹری مکرم ماسٹر عبدالغنی صاحب ناظر بیت المال مقرر ہوئے ہیں۔

(۵) سید اسد علیشاہ صاحب جنھوں نے پچھلی دفعہ سالانہ جلسہ کا کام نہایت عمدگی سے کیا تھا اور نہایت قابل تھے انکی خدمات لنگر خانہ میں منتقل کی گئی ہیں۔ شاہ صاحب کی ذات سے بہت سی بہتری کی امیدیں ہیں۔

الحکم کے متعلق کچھ

الحکم کا اجرا

خدا کا شکر ہے کہ عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب نے (جو خدا کے محض فضل سے خدمت دین کے لئے محرر ہے) متواتر معروفیت اور غیر حاضری کا احساس کرکے الحکم کو جاری کردیا۔ میں اپنے مخلص احباب اور الحکم کے قدیم سرپرستوں اور مربیوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے خادم قدیم کے جگر پارہ کی ہمت افزائی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھیں۔ وہ الحکم کی ہر قسم کی اعانت سے اپنے خادم زادہ کے ہاتھ کو مضبوط کریں اعانت میں روپیہ دینا۔ چندہ خریدار مہیا کریں۔ اس نوجوان کو خدمت سلسلہ کے لئے مفید اور کارآمد بنانے کے لئے کوئی حوصلہ شکن اور صبر آزما بات پیش نہ آنے دیں۔ یہ ہماری تحریک ہے صرف ان دوستوں سے جو الحکم کے ہمیشہ سے محسن اور مربی اور قدردان ہیں۔ سب سے بڑھکر وہ دعاؤں سے اپنے نوجوان خادم کی مدد کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے استقلال اور اخلاص کی روح سے بہرہ یاب فرمائے آمین۔

سلسلہ کے مبلغین سے التماس

مبلغین سلسلہ میں سے کوئی بھی ایسا فرد نہیں جو الحکم کے کارناموں سے واقف نہو۔ مگر افسوس ہے کہ انمیں سے بھی کسی نے باوجود وعدوں کے الحکم میں اپنے مضامین بھیجنے کی طرف توجہ نہیں کی۔ قاضی عبداللہ صاحب اب واپس آرہے ہیں میر صاحب بڑے وعدے کرکے گئے ہیں اور میں نے انہیں کہا کرتا تھا کہ بیڑی سے سمندر میں سوار ہونے کے بعد ہونے والی پہلی چیز الحکم ہوگی وہ عملی طور پر ظاہر ہے۔

صوفی غلام محمد صاحب کو اپنی وہ یادداشت پڑھنی چاہیئے جو حضرت خلیفۃ المسیح نے لکھ کر دی تھی۔ تب انہیں معلوم ہوگا کہ ایڈیٹر الحکم نے بھی کچھ یاد دلایا تھا۔ میری غرض صاف الفاظ میں ان دوستوں کی شکایت ہے انکا فرض تھا اور ہے۔ کہ وہ الحکم کے لئے اپنے کارناموں کی تاریخ لکھتے اگر وہ پہلے اس کام کو نہیں کرسکے تو اب اسکی تلافی کریں

سلسلہ کے موجودہ اخبارات سے التماس

سلسلہ کے جسقدر اخبارات اب جاری ہیں ظاہر ہے کہ ان کی ہستی کا باعث وہ مذاق ہے جو الحکم نے عسر اور مشکلات کی گہرائیوں میں پیدا کیا۔ اور وہ جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی جامع تاریخ الحکم ہے اور حضور کے کلمات طیبات کا امین انکا یہی بزرگ ہم عصر ہے اور اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی یاد کو تازہ کرنے اور اپ کے کلام سے نئی نسلوں کو سرشار کرنے کے لئے وہ اپنے اسی بابرکت خادم کے رہین منت ہیں اسلئے وہ معاصرانہ انداز سے نہیں بلکہ یہ سمجھ کر کہ سلسلہ کے اس خادم قدیم کا زندہ رکھنا قوم کی ایک ذمہ داری کا پہلو رکھتا ہے۔ اسلئے اپنے کالموں میں الحکم کے لئے زبردست اپیل کریں اور حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ نے جو اپیل اپنی آخری سالانہ تقریر میں کی تھی اسکو شایع کرکے جماعت سے اسکا پورا کرانے کا مطالبہ کریں اور متواتر تحریک فرماویں۔

الحکم کے ناظرین سے ایک بات

میری معروفیت نے اپنا دوسرا رنگ اختیار کرلیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی توجہ اور نظر عاطفت نے مجھے سلسلہ کی خدمت کے لئے ایک دوسرا موقعہ عطا فرمایا ہے اسلئے مجھے اندیشہ ہے کہ میں الحکم کی طرف شاید پوری توجہ نہ کرسکوں بلکہ زیادہ تر میں اپنے اوقات سیرۃ کے لئے ہی بمشکل وقت نکال سکونگا۔ (وباللہ التوفیق) تاہم اسکا یہ مطلب نہیں کہ میں الحکم کے لئے بالکل کچھ بھی نہیں کرسکونگا۔ خدا کے فضل پر مجھے بھروسہ ہے کہ وہ مجھے اسی عہد کے پورا کرنے کی توفیق دیگا جو حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ نے الحکم کے متعلق مجھ سے لیا تھا۔ اب میں اپنے ۲۲ سال کے دوستوں کو جو الحکم کے یوم اجرا سے اسکے ساتھ چلے آتے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ میری وجہ سے بلکہ اپنے محسن و آقا امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد کی یادگار کو زندہ رکھنے کا پورا عزم کریں۔

الحکم کا سالانہ نمبر

احمدی جماعت کے سو بزرگوں سے التماس

سالانہ نمبر کم از کم دو سو صفحات پر شایع ہوگا

امسال الحکم کا وہ نمبر جو ہر سال کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار کے طور پر شایع کیا جاتا رہا ہے شایع نہیں ہوسکا۔ اور میں نے اعلان کیا تھا کہ آئندہ سے اس نمبر کے قایم مقام ایک نمبر شایع کیا جاوے اسوقت اس نمبر کے متعلق کوئی تفصیل کرنا قبل از وقت ہے البتہ اگر یہ نمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے شائع ہوگا تو انشاء اللہ یہ ایک

قابل قدر تحفہ ہوگا

جو احباب اپنے دوستوں کو دے سکیں گے اور تبلیغ کے لیے بھی ایک مفید ذریعہ ہوگا۔

اس نمبر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور سلسلہ کی عظمت اظہار کے مختلف شعبوں پر قابل اور سلسلہ کے عظیم الشان بزرگوں کے مضامین ہوں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی ہے آپکے خلیفہ اول، خلیفہ ثانی کے دینے کا ارادہ ہے۔ لیکن اس نمبر کی کامیابی جہانتک ذیل کا تعلق ہے دو باتوں پر موقوف ہے۔

اوّل ۔ اس کی تعداد دس ہزار ہو۔

دوم ۔ اہل قلم بزرگ اسکے لیے مضامین لکھیں۔

میں غیر قوموں کے اخبارات کے خاص نمبروں کی اشاعت کی اعداد دیکر ایک حق پرست قوم اور سلسلہ کے مخلصین پاک جذبات کی توہین نہیں کرنی چاہتا۔ اسکے یہ معنی ہونگے کہ ان میں غیرت و احساس اشاعت دین کیلیے پیدا کرنیکیلیے جذبات آفریں امور کی ضرورت ہے جو قوم

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر چکی ہو

اور جسکے اخلاص و ایثار نے عالم میں تبلیغ کے ذرائع پیدا کر لیے ہوں۔ اس کو اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ۔

تبلیغی سلسلہ کیلیے یہ کام کیا جاتا ہے کرو

میں چاہتا ہوں کہ یہ نمبر کم از کم دس ہزار شائع ہو اسلیے میں صرف سو آدمیوں کو پکارتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک سو سو کاپی خرید کر

دس ہزار کی تعداد مطلوبہ کو پوری کر دے

انشاء اللہ یہ نمبر کم و بیش سو صفحہ کا ہوگا۔ کاغذ نہایت عمدہ لگایا جائیگا اگر دس ہزار کی تعداد پوری ہو گئی تو میں شاید اسے شائع نہ کر سکوں گا۔ یہ اب جماعت کا کام ہوگا اسکی اشاعت یا عدم اشاعت کے سوال کو سوموار ۲۴ نومبر تک کا فیصلہ ہو جانا چاہیئے تا کہ اعلان ہو سکے۔

سلسلہ کی انجمنوں کی تعداد بھی تین سو کے قریب ہے اگر ہر ایک انجمن ۵۰ کاپیاں اوسط خرید لے تو پندرہ ہزار شائع ہو سکتا ہے مگر میں ابھی کچھ نہیں کہتا واقعات اسکا جواب دینگے۔ اب یہ سوال رہ جاتا ہے کہ قیمت کیا ہوگی ایک کاپی کی۔ موجودہ حالت میں جبکہ سامان طباعت میں بہت مشکلات اور کاغذ گراں ہے۔ ایک کاپی پر ۵ر کے قریب لاگت آئیگی اور محصول ڈاک وغیرہ ملا کر ۱ر فی کاپی قیمت ہو سکے گی۔ کچھ شک نہیں کہ ایک کاپی کے خریدار کے لیے تو یہ بات بڑی نہیں مگر جو شخص ایک سو کاپی خرید لیگا اُسکے لیے ایک بہت بڑی رقم دینی پڑے گی۔ مگر یہ بات ایک مخلص مسلم کے حوصلہ اور جوش اشاعت و تبلیغ کے لیے ہیچ ہے اور یہ ہو سکتا ہے کہ اسکا حجم بجائے سو کے ۶۴ کا کر دیا جاوے اور اس صورت میں ۱ر قیمت ہو سکے گی بہر حال یہ سوال بعد میں فیصل ہو سکے گا۔ فی الحال پہلا امر یہ ہے کہ دس ہزار کے لیے درخواستیں ہوں۔ اور میں اسکے لیے جماعت کے کریم النفس اور اشاعت سلسلہ کے لیے دردمند دل۔ اور خاص جوش رکھنے والے

سو بزرگوں کو پکارتا ہوں

اللہ تعالےٰ اسپر رحم کرے جو میری آواز کو سننے میں جذبات آفریں الفاظ میں اس تحریک کو پیش کر سکتا تھا مگر میں نہایت سیدھے سادے الفاظ میں ادائے مطلب کی ضرورت سمجھی ہے۔ فی الحال سو سو پرچوں کے لیے درخواستیں آنا چاہئیں۔ دس بیس کی درخواستیں بھی درج رجسٹر ہونگی۔ لیکن اولاً سو بزرگ اٹھیں اور اس کام میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ میں اپنے معاصرین سے بھی ملتمس ہوں کہ اس تحریک کو شائع کر دیں۔

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی
ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان

احمدیت میں باہمی رشتہ داری میں مشکلات

کئی سال گذرے ہیں کہ میں نے بمبئی کے ساحل سمندر سے باہمی رشتہ داری کے مشکلات پر قوم کو توجہ دلائی تھی اور اہل قلم اور صاحب الرائے احباب کو اسپر اظہار خیالات کی تحریک بھی مگر ایک دو مضمون نکلکر رہ گئے۔

اب جبکہ میں اتفاق سے بمبئی میں مقیم ہوں برادر مکرم محمد یوسف صاحب کا ایک مضمون الفضل میں اسی موضوع پر پڑھتا ہوں۔

حقیقت میں یہ سوال معمولی سوال نہیں۔ احمدیت کے تمدن اور تہذیب معاشرۃ کا بہت بڑا انحصار اس سوال کے مختلف پہلوؤں کے حل پر موقوف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم اور الہام سے تیار کرنی چاہی تھی اور جو اب دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اسکی مضبوط ہستی کے لیے معاشرۃ کے اصولوں میں غیر احمدیوں کو لڑکیاں نہ دینے کا ایک اہم مسئلہ رکھا گیا تھا۔ اور خود حضور علیہ السلام نے اپنے بیٹیوں اور بیٹوں کی شادی کرکے بتا دیا تھا کہ آپ ذات پات کے قیود کو توڑنے کے لیے عملی نمونہ چاہتے ہیں لیکن مجھکو اس امر کے کہنے میں قطعاً مضائقہ نہیں اور میں ایک واقف انسان کی حیثیت میں کہہ رہا ہوں کہ باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس نمونہ کے۔ باوجود آپ کی کھلی کھلی ہدایات اور بینات کے اس پہلو میں ہمارے اندر بہت سی کمزوریاں پائی جاتی ہیں اور وہ بات جو ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم میں تعلیم کی گئی تھی۔ ہمارے نظر سے اوجھل ہو رہی ہے اور زمانہ کے موجودہ اثرات کے نیچے مطمح نظر وہی ہو رہا ہے۔ جس کو ہم دور رکھنے کے لیے

دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عہد لیا گیا تھا

اس لیے اصلاح طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کفو کا سوال ایک جدا ہے اور ذات پات کی موجودہ بندھنوں سے الگ ہے لیکن اس کو آڑ بنا کر اصل ہدف اور مقصد کو [illegible] ایک ایسی قوم کی جسمیں اور جنیت کی [illegible] بعید ہے جو زمانہ کے لیے نمک ہو کر آئی ہے اور شہد اس کو لباس ہے۔ اسلیے وقت آگیا ہے کہ اس قسم کی خلاف کاریوں کے خلاف زور سے آواز اٹھائی جائے۔ اور شادی بیاہ کے تعلقات میں ہمارا اعلیٰ ترین معیار اور اکرام اور خوبی کا صرف

مذہبی عملی زندگی ہو۔

اگر ہمارے اندر یہ نہیں اسکے لیے ہم تعلقات پیدا نہیں کر سکتے تو میری رائے میں شادی بیاہ کے تعلقات محض ایک مجرتی رنگ پیدا کر لینگے۔ اسواسطے اسیوقت جبکہ قوم ترقی کر رہی ہے۔

اس قسم کے امور کی اصلاح لازمی چیز ہے

جماعت کے قابل اور معزز بزرگوں کو اس معاملہ میں عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور قاضی صاحب کی تجاویز کو عملی لباس پہنانے کی سعی لازمی چیز ہے۔

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی

۲

دو مبارکبادیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کے گھر میں ۲۹ اکتوبر کی صبح کو فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین ماں باپ کے لیے قرۃ العین بنائے آمین۔ ہم صدق دل سے شیخ صاحب موصوف کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

(۲) مکرم مولوی فضل الدین صاحب وکیل کا جشن خباب شیخ عبدالرحیم صاحب کے گھر سے ہو کر ۱۱ نومبر ۱۹۱۹ء کو دعوت ولیمہ دیگئی۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لیے مبارک اور بابرکت فرمائے۔ ہم صدق دل سے دولہا صاحب کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

سفرنامہ

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

گذشتہ سے پیوستہ

ہم ازہر کے رستے میں

ہم راستے میں جا ہی رہے تھے کہ ادھر اودھر سے لوگوں نے لمبی لمبی حیرت زدہ نگاہوں سے دیکھنا شروع کر دیا۔ ایک صاحب نے آکر مجھپر غصہ ظاہر کیا اور ہاتھ کے اشارے سے میرے سر کی طرف اشارہ کیا اور چلدیا۔ میں حیران ہوکر اپنی طرف دیکھنے لگ گیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اسکے اشاروں کا کچھ پتا نہ چلا اور شیخصاحب بھی ہکے بکے۔ ابھی دوسرے بازار میں گئے ہی تھے کہ پھر ویسا ہی معاملہ ہوا۔ کچھ سمجھ نہ آئے۔ کہ لوگ ہمپر کیوں ناراض ہو رہے ہیں۔ اس بازار کے آخری کونے پر پہنچے ہی تھے کہ ایک شخص نے سامنے سے آکر مجھپر ناک چڑھائی اور کچھ آنکھیں تیز کیں اور کچھ بڑبڑایا۔ میری ٹوپی کو اُٹھایا اور اسے میرے سر پر پھر رکھدیا اور چپکے سے چلدیا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ شاید ٹوپی پر مٹی یا چونہ لگا ہو جس کی طرف یہ اشارہ کر رہا ہے میں نے ٹوپی کو اُٹھا کر دیکھا اور ویسی کی تیسی رکھدی بعد میں جاکر جب ہمنے اس واقعہ کا ذکر ایک دوسرے سے کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ میں نے ٹوپی غلط پہنی ہوئی تھی۔ پھندنا بجائے اسکے کہ پیچھے لٹکے آگے طرف لٹک رہا تھا۔ اور یہ انکے ہاں یہودیوں کی ایک نشانی تھی۔ جسکو دیکھنا ان دو شخصوں نے گوارا نہ کیا۔ لیکن میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ ان کو کیسے خبر ہوئی۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ ایک مدۃ تک مجھے اس سوال کا جواب نہ آیا پیچھے مجھے انکے درمیان رہنے سے معلوم ہوا کہ میرے لباس سے اُنھوں نے پہچانا کہ میں ہندوستانی ہوں۔ اور ہر ایک ہندوستانی اُنکے خیال میں مسلمان ہے۔ خصوصاً عوام کے نزدیک۔

میں نے بعض یورپین مصنفوں کے شرقی ممالک کے متعلق سیاحت نامہ پڑھے ہیں۔ اور ان میں سے بعض مصنفوں سے ملاقات بھی ہوئی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ ایک نہایت سرسری نظر اور سطحی معرفت کی بنا پر اہل مشرق کے معتقدات اور اعادات پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اور انکی اپنی علمی پونجی یہ ہوتی ہے۔ کہ نہ وہ انکی زبان جانتے ہیں۔ نہ انکے درمیان مدت تک رہتے ہیں اور اگر کچھ دیر ان میں رہتے ہیں تو انکے درمیان بے تکلفانہ اختلاف ہرگز نہیں ہوتا۔ اسلیے انھیں ان لوگوں کے اطوار و عادات کا صحیح علم ہرگز نہیں ہوتا۔ میں باوجود اسکے کہ چھ سال تک عربی ممالک میں رہا ہوں۔ ان کی زبان کو اچھی طرح سیکھا ہے۔ ان سے نہایت ہی عمیق باہمی میل جول رکھی ہے۔ ان کے گھروں میں۔ ان کے اہل وعیال میں ایک فرد کے طور پر سمجھا جاتا تھا۔ پھر بھی مجھے ان کے متعلق غلط فہمی ہو جایا کرتی ہے۔ بارہا میرے دوست محمد رستم حیدر نے اس نقطہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اجانب ہمارے ملکوں میں چند مہینے سیاحت کرتے ہیں اور اپنے وطنوں کو جاکر نہایت ضخیم لغو کتابیں لکھدیتے ہیں۔ اور انکو ہمارے اسلوب تفکر اور طرز معیشت کے متعلق ذرا بھی صحیح علم نہیں ہوتا۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ انسان معرفت کے کمال میں ایک طویل تجربہ کا محتاج ہے۔ ہم اپنے درمیان یہ دیکھتے ہیں کہ ایک جگہ میں رہنے والے۔ ایک گھر میں پرورش پانے والے ایک ہی زبان بولنے والے۔ ایک ہی قسم کی تعلیم حاصل کرنے والے بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ لیکن بسا اوقات ایک دوسرے کے مافی الضمیر کے سمجھنے میں خطرناک غلطیاں کر دیتے ہیں۔ اور بڑی

مشکل سے — انھیں اپنی غلط فہمی کا پتہ لگتا ہے۔
اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ ایک اجنبی مسافر
اپنی معرفت وعلم میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔

وہ ذرا ذرا بات میں اسبات کا محتاج ہوتا ہے کہ
کوئی دوسرا آکر اُسکو سمجھائے۔ زبان سے ناواقف انسان
ایک بچے کے مانند ہی۔ جو اپنے اردگرد کی ہزاروں اشیار
کو جاننے کے لیے نہ صرف اپنے اقرباء کے محبت بھرے
اشاروں کا محتاج ہوتا ہے۔ بلکہ ایک مدت مدید تحصیل
علم اور تجارب کے بعد جاکر اسکی آنکھ کھلتی ہی —
اور اسے شعور ہوتا ہی کہ وہ اپنی محیط میں کیا حیثیت
رکھتا ہے۔ اور اردگردگی موجودات کے ساتھ کیا
تعلق ہے اور کیسے برتنا چاہیئے۔

اس سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ ہم قاہرہ
شہر کے بازار میں ان اجنبی لوگوں کے درمیان کیا تھے
اور ہمپر کیا اثر ہوا ہوگا۔ جب ایک ناواقف شخص
آکر ٹوپی اُٹھاتا ہی۔ اور اسے اپنی رائے اور فکر کے
مطابق کسی خاص طرز وضیعت میں رکھتا ہے۔ اس معمولی
عادت کو سمجھنے کے لیے ہمیں نہ صرف ایسے شخص سے
نہ پوچھنے کی ضرورت پڑی جو ہماری زبان جانتا تھا
بلکہ ایک مدت تک رہنے کی ضرورت تھی۔ تاکہ ہمیں پورے
طور پر معلوم ہوسکے کہ ان کی ہندوستان کے متعلق
کیا رائے تھی۔ اور یہودیوں سے کہاں تک نفرت
اور دینی تعصب تھا۔

اگرچہ یہ واقعہ آپ صاحبان کے لیے مضحکہ
خیز ہوگا۔ لیکن ہمارے لیے اہم اور ضروری اسبات
کا سبق تھا کہ ہم اس ملک میں نئے نئے آئے ہیں۔
یہاں کے لوگوں کی زبان سے ناواقف ہیں۔ انکی طرز
معیشت سے جاہل۔ انکے رسم ورواج سے ناآشنا۔
ان کے معتقدات سے بے بہرہ۔ ان کے آداب مجلس و
گفتگو کو نہیں جانتے تھے کہ ان کو ہمارے ملک کے متعلق
کیا علم تھا اور کسقدر تھا۔

Digitized by Khilafat Library

اسلیے ہمیں اسکے درمیان رہنے کے لیے ازبس
احتیاط چاہیے۔ اور ان کے سمجھنے میں جلد بازی سے
کام نہ لینا چاہیئے۔

خیر میں اپنی ٹوپی بے شعوری میں سیدھی کرواکے
ہم جہاں جارہے تھے چل پڑے یعنی ازہر یونیورسٹی کو
ہم اس نئے بازار میں اپنے لباسوں کے ساتھ کیا تھے؟
اسوقت ہمیں کچھ معلوم نہ تھا۔ ہاں اتنا مجھے یاد ہے کہ ہم ان
میں اکثر لوگوں کو کوٹ اور پتلوں میں دیکھکر نفرت آمیز لہجہ میں
طعن کرتے تھے اور نہایت ہی افسوسناک ادا میں انھیں بے دین
کا لقب دیتے تھے۔ شیخ صاحب نے تو مونھ پھیر کر لاحول
ولا بھی پڑھنا شروع کردیا۔ کہ یہ کیا عرب ہیں؟
ڈاڑھی منڈے۔ کوٹ پتلون پہنے۔ کرنٹے۔ اور
میں بھی آپکے تعصب میں قدرے شریک تھا۔ لیکن
ہمیں اسکا مطلقاً شعور نہ تھا کہ ہم اپنی تبنیوں اور کوٹ
کے ساتھ ان کی نظر میں کیا تھے۔ ہمیں اپنا لباس
تو نہایت ہی عمدہ معلوم ہوتا تھا اور خاص کر اس خوشی
کے دن میں وہ نیا لباس۔ ہم ان پر ہنستے تھے
اور یہ معلوم نہ تھا کہ وہ آپس میں ہمپر کیا پھبتیاں اڑا رہے
ہیں۔ میں آگے چلکر اس کا مفصل ذکر کرونگا۔ (باقی)

سالانہ جلسہ

اس سال خدا کے فضل وکرم سے سالانہ جلسہ

۲۶-۲۷-۲۸-۲۹

دسمبر ۱۹۱۹ کو ہوگا

مسلمانوں کی ترقی اور عظمت کا راز

Digitized by Khilafat Library

فقط اس امر میں مضمر تھا کہ وہ ہر ایک بات اُسوۂ نبی صلعم کو مدنظر رکھتے تھے۔ اگر آج مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کرنا اور موجودہ قعرِ ذلت سے نکلنا چاہیں تو خدا کے برگزیدہ نبی مصلح اعظم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات طیبات اور مقدس حالات کا مطالعہ کرنیکی ترغیب دلائیں ہمنے اس مقصد کی اشاعت کیلئے گزشتہ سال بھی اخبار الحکم ایام تسرکا نبی نمبر شائع کیا تھا۔ جو ملک میں بڑی قدر و منزلت اور مقبولیت کی نظر سے دیکھا گیا۔ اسدفعہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ ربیع الاول کی تقریب سعید پر اخبار مذکور کا نبی نمبر عمدہ کاغذ۔ نفیس چھپائی کیساتھ شائع ہوگا جو اخلاق و پاکیزگی ادب و اطاعت احسان و اخوت۔ عدل و شجاعت۔ اور اصلاح فلاح کا بہترین مرقع ہوگا۔ عاشقان رسول ذیشان کو چاہیے کہ وہ اسکی بہت سی کاپیاں خرید کر اپنے احباب و اقارب و مسلمان لڑکے لڑکیوں بہنوں۔ بیبیوں میں تقسیم فرما کر داخل حسنات ہوں۔ اہل قلم اصحاب سے استدعا ہے کہ وہ اسوۂ نبی (صلعم) کی اشاعت میں مدد دینے کیلئے

* نمونہ کے طور پر چند اخبارات کے نام جنکو ذیل کے مضامین ارسال کئے گئے ہیں۔ حبیب خدا۔ ۲۵ نومبر۔ وکیل امرتسر۔ ۲۵ نومبر۔ پیسہ اخبار لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ زمیندار لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ وطن امرتسر۔ ۲۵ نومبر۔ مسلم آؤٹ لک لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ ہمدرد دہلی۔ ۲۵ نومبر۔ مدینہ بجنور۔ ۲۵ نومبر۔ سلطان بھوپال۔ ۲۵ نومبر۔ ریاض ہند امرتسر۔ ۲۵ نومبر۔ الجمعیۃ دہلی۔ ۲۵ نومبر۔ الہلال کلکتہ۔ ۲۵ نومبر۔ الندوہ لکھنؤ۔ ۲۵ نومبر۔ صدائے عام لاہور